روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 7/اکتوبر 2006ء 13 رمضان 1427 ہجری 7 اخاء 1385 ھش جلد 56-91 نمبر 227

جہاں دشمنوں نے قسمیں کھائی تھیں

آنحضرت ﷺ جب فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے۔ تو آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اپنے آبائی مکان میں قیام فرمائیں گے تو آپ نے فرمایا کیا عقیل (بن ابی طالب) نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑا ہے۔ پھر آپ خیف بنی کنانہ مقام پر فروکش ہوئے جہاں دشمنوں نے آپ کے خلاف قسمیں کھا کر معاہدہ کیا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب این رکز النبی حدیث نمبر 3946`3947)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تیسرا علم کا ذریعہ وہ امور ہیں جو حق الیقین کے مرتبہ پر ہیں۔ اور وہ تمام شدائد اور مصائب اور تکالیف ہیں جو خدا کے نبیوں اور راستبازوں کو مخالفوں کے ہاتھ سے یا آسمانی قضا وقدر سے پہنچتے ہیں۔ اور اس قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے وہ تمام شرعی ہدایتیں جو محض علمی طور پر انسان کے دل میں تھیں اس پر وارد ہو کر عملی رنگ میں آجاتی ہیں اور پھر عمل کی زمین سے نشوونما پا کر کمال تام تک پہنچ جاتی ہیں اور عمل کرنے والوں کو اپناہی وجود ایک نسخہ مکمل خدا کی ہدایتوں کا ہو جاتا ہے اور وہ تمام اخلاق عفو اور انتقام اور صبر اور رحم وغیرہ جو صرف دماغ اور دل میں بھرے ہوئے تھے اب تمام اعضاء کو عملی مزاولت کی برکت سے ان سے حصہ ملتا ہے اور وہ تمام جسم پر وارد ہو کر اپنے نقش ونگار اس پر جما دیتے ہیں جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے: ....

یعنی ہم تمہیں خوف اور فاقہ اور مال کے نقصان اور جان کے نقصان اور کوشش ضائع جانے اور اولاد کے فوت ہوجانے سے آزمائیں گے۔ یعنی یہ تمام تکلیفیں قضاء وقدر کے طور پر یا دشمن کے ہاتھ سے تمہیں پہنچیں گی۔ سو ان لوگوں کو خوشخبری ہو جو مصیبت کے وقت صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے ہیں اور خدا کی طرف رجوع کریں گے۔ ان لوگوں پر خدا کا درود اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے کمال تک پہنچ گئے ہیں۔ یعنی محض اس علم میں کچھ شرف اور بزرگی نہیں جو صرف دماغ اور دل میں بھرا ہوا ہو بلکہ حقیقت میں علم وہ ہے کہ دماغ سے اتر کر تمام اعضاء اس سے متأدب اور رنگین ہو جائیں اور حافظہ کی یادداشتیں عملی رنگ میں دکھائی دیں۔ سو علم کے مستحکم کرنے اور اس کے ترقی دینے کا یہ بڑا ذریعہ ہے کہ عملی طور پر اس کے نقوش اپنے اعضاء میں جمالیں کوئی ادنیٰ علم بھی عملی مزاولت کے بغیر اپنے کمال کو نہیں پہنچتا۔ مثلاً مدت دراز سے ہمارے علم میں یہ بات ہے کہ روٹی پکانا نہایت ہی سہل بات ہے۔ اور اس میں کوئی زیادہ باریکی نہیں۔ صرف اتنا ہے کہ آٹا گوندھ کر اور بقدر ایک ایک روٹی کے اس آٹے کے پیڑے بناویں اور ان کو دونوں ہاتھوں کے باہم ملانے سے چوڑے کر کے توے پر ڈال دیں اور ادھر ادھر پھیر کر اور آگ پر سینک کر رکھ لیں، روٹی پک جائے گی۔ یہ تو ہماری صرف علمی لاف وگزاف ہے لیکن جب ہم ناتجربہ کاری کی حالت میں پکانے لگیں تو اول ہم پر یہی مصیبت پڑے گی کہ آٹے کو اس کے مناسب قوام پر رکھ سکیں بلکہ یا تو پتھر سا رہے گا اور یا پتلا ہو کر گلگلوں کے لائق ہو جائے گا۔ اور اگر مر مر کر تھک تھک کر گوندھ بھی لیا تو روٹی کا یہ حال ہوگا۔ کہ کچھ جلے گی اور کچھ کچی رہے گی۔ بیچ میں ٹکیہ رہے گی اور کئی طرف سے کان نکلے ہوئے ہوں گے حالانکہ پچاس برس تک ہم پکتی ہوئی دیکھتے رہے۔ غرض مجرد علم کی شامت سے جو عملی مشق کے نیچے نہیں آیا۔ کئی سیر آٹے کا نقصان کریں گے۔ پھر جبکہ ادنےٰ ادنےٰ سی بات میں ہمارے علم کا یہ حال ہے تو بڑے بڑے امور میں بجز عملی مزاولت اور مشق کے صرف علم پر کیونکر بھروسہ رکھیں۔ سو خدائے تعالیٰ ان آیتوں میں یہ سکھاتا ہے کہ جو مصیبتیں میں تم پر ڈالتا ہوں وہ بھی علم اور تجربہ کا ذریعہ ہیں۔ یعنی ان سے تمہارا علم کامل ہوتا ہے۔

اور پھر آگے فرماتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور جانوں میں بھی آزمائے جاؤ گے۔ لوگ تمہارے مال لوٹیں گے، تمہیں قتل کریں گے اور تم یہودیوں اور عیسائیوں اور مشرکوں کے ہاتھ سے بہت ہی ستائے جاؤ گے۔ وہ بہت کچھ ایذا کی باتیں تمہارے حق میں کہیں گے۔ پس اگر تم صبر کرو گے اور بے جا باتوں سے بچو گے تو یہ ہمت اور بہادری کا کام ہوگا۔ ان تمام آیات کا مطلب یہ ہے کہ بابرکت علم وہی ہوتا ہے جو عمل کے مرتبہ میں اپنی چمک دکھاوے اور منحوس علم وہ ہے جو صرف علم کی حد تک رہے کبھی عمل تک نوبت نہ پہنچے۔

جاننا چاہئے کہ جس طرح مال تجارت سے بڑھتا ہے اور پھولتا ہے۔ ایسا ہی علم عملی مزاولت سے اپنے روحانی کمال کو پہنچتا ہے۔ سو علم کو کمال تک پہنچانے کا بڑا ذریعہ عملی مزاولت ہے۔ مزاولت سے علم میں نور آجاتا ہے اور یہ سمجھو کہ علم کا حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچنا اور کیا ہوتا ہے۔ یہی تو ہے کہ عملی طور پر ہر ایک گوشہ اس کا آزمایا جاوے۔ چنانچہ .... میں ایسا ہی ہوا۔ جو کچھ خدائے تعالےٰ نے قرآن کے ذریعہ سے لوگوں کو سکھایا۔ ان کو یہ موقع دیا۔ کہ عملی طور پر اس تعلیم کو چمکاویں۔ اور اس کے نور سے پر ہو جاویں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 444)

29/رمضان المبارک کی

دعائیہ فہرست

اس مبارک مہینہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صدقہ وخیرات کی رفتار تیز آندھی سے مشابہت رکھتی تھی۔ حدیث وسنت سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک اور انفاق فی سبیل اللہ کا باہم گہرا تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعود نے اس مبارک مہینہ میں تحریک جدید کے وعدہ سے سبکدوش ہونے کو بہت پسند فرمایا ور 29 رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب میں ان خوش نصیب مخلصین کے لئے خصوصی دعا کی روایت قائم فرمائی جو اس تاریخ سے قبل اپنے وعدے ادا فرما دیتے ہیں۔ امسال بھی انشاء اللہ ایسے خوش نصیب مخلصین کے لئے 29 رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ احباب وخواتین اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے مستفید ہونے کی سعی فرمائیں۔ عہدیداران سے درخواست ہے کہ 27/رمضان المبارک تک دعائیہ فہرستیں مرکز میں پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول خدمات بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

یتامیٰ کی خبر گیری

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔
یتامیٰ کی خبر گیری قومی طور پر کسی جماعت میں پائی جائے تو وہ جماعت کبھی مٹ نہیں سکتی۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ:567)

نمایاں کامیابی

مکرم رشید احمد صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ راشدہ مقدس صاحبہ نے یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے جولائی 2005ء میں منعقد ہونے والے ایم اے فارسی کے امتحان میں 1000 میں سے 827 نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین ودنیا میں مزید کامیابیوں سے نوازے۔

تعارف کتب

سبیل الرشاد جلد دوم

نام کتاب: سبیل الرشاد جلد دوم
ناشر: عبدالمنان کوثر
صفحات: 469

1974ء کے پُر آشوب دور میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایسی بے نظیر قیادت سے نوازا تھا۔ جس نے احمدیوں کو مصائب میں مسکراتے رہنا سکھایا۔ ہر طرف سے مخالفت کا شور بلند ہونے کے باوجود "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کا عظیم الشان درس دیا۔ حکومتیں کشکول پکڑانے کے ارادے سے اٹھیں اور غیب سے "میں تینوں اینادیاں گا کہ تو رج جائے گا" کے وعدہ کے موافق وسیع مکانک، نصرت جہاں سکیم اور صد سالہ جوبلی فنڈ کی عظیم الشان تحریکات میں الٰہی فضلوں کا نزول ہوتا رہا۔ یہ دور آئندہ دہائیوں میں عظیم انقلابات برپا کرنے کی تیاری کا دور تھا۔ اور نافلہ موعود حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے لمحہ لمحہ اور ہر قدم پر الٰہی منشاء کے عین مطابق ایسی نصائح فرمائیں جو ہمیشہ کے لئے جماعت احمدیہ کے لئے دستور العمل بن گئیں۔

اس وقت جس کتاب کا تعارف کروانا مقصود ہے۔ وہ مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جو روح پرور، قرآنی حقائق و معارف اور آسمانی تعلیم کے صحیح نقش و نگار پیش کرنے والے خطابات فرمائے۔ ان کو سبیل الرشاد جلد دوم کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ 1966ء سے 1981ء تک منعقد ہونے والے تمام اجتماعات کے خطابات شامل اشاعت ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انصاراللہ کو جو نصائح فرمائیں۔ چند ایک یہ ہیں۔

"پس تربیت کی طرف خاص توجہ دیں اور اپنے ماحول کو نیک اور پاک اور ہر قسم کی گندگی، اور ہر قسم کی ناپاکی سے صاف بنانے کی کوشش کریں۔ جب تک آپ کا ماحول اور آپ کا گھر پاک نہیں ہوگا۔ آپ کا لباس تقویٰ گندگی کی چھینٹوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔" (ص93)

"جماعت میں یہ بری عادت ہے اور میں جماعت احمدیہ کی بات کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ نسبتاً زیادہ پیار کے ساتھ خدا تعالیٰ کے لئے ایک جگہ جمع ہو کر اس کے حضور جھکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ مغرب و عشاء اور صبح کی نمازیں ہو جاتی ہیں۔ اور ظہر و عصر کے متعلق کوئی خیال ہی نہیں۔ حالانکہ اگر ایک آبادی ظہر و عصر کے وقت کسی اور جگہ اکٹھی ہوتی ہے اور صبح و شام کے وقت ان کے گھروں کے قریب جب وہ فارغ ہوتے ہیں کسی اور جگہ اکٹھی ہوتی ہے تو دونوں جگہوں پر ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ وہ نماز باجماعت ادا کر سکیں۔" (ص424)

"قرآن کریم بڑی برکتوں والی کتاب ہے۔ قرآن کریم میں دنیا کی تمام بھلائیاں اور نیکیاں پائی جاتی ہیں۔ خیر ہی خیر ہے اور ہر قسم کی خیر اس میں ہے۔ اور اس سے باہر کوئی خیر نہیں ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے دنیا اسے سمجھے یا نہ سمجھے۔" (ص69)

"جب تک ہم جماعت کے ہر فرد کو قرآن کریم کے مطالب سے متعارف نہیں کروا دیتے ہم قرآن کریم کی ساری برکات سے بحیثیت جماعت کس طرح حصہ لے سکتے ہیں۔" (ص5)

"اگر آپ زیادہ دعا گو ہیں۔ اگر آپ اپنے رب کی طرف زیادہ توجہ کرنے والے ہیں اگر آپ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل اور کامل بھروسہ رکھنے والے ہیں تو آپ یقیناً کامیاب ہوں گے۔" (ص14)

"اگر تم حقیقی معنی میں اللہ کے انصار بن جاؤ گے تو اس کے نتیجہ میں دو باتیں ظاہر ہوں گی۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کو آسمانوں سے اترے گا۔ اور اترتا رہے گا اور ایک دفعہ حقیقی معنے میں اس کے انصار بن جانے کے بعد تمہاری ثبات قدم میں کوئی لغزش پیدا نہ ہوگی۔ اور تم ہمیشہ ہر آن اپنے فعل، اپنے عمل، اپنے قول سے یہ ثابت کرتے رہو گے۔ کہ واقع میں تم اس کے انصار ہو۔" (ص53)

"جس ابتلاء اور اللہ تعالیٰ کی جس ناراضگی کا بیان ہے اس سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے انسان اپنے نفس اور اپنے نفس کی تمام خواہشات اور ارادوں پر ایک موت وارد کرے اور عاجزانہ راہوں کو وہ اختیار کرے اور استغفار کے ذریعہ اپنے رب سے قوت حاصل کرے۔" (ص32)

"پس عاجزانہ راہوں کو ہمیشہ اختیار کرتے رہو اور شیطان کے ایسے حربوں سے اپنے نفوس کو بچاؤ۔ جن کے نتیجہ میں انسان تکبر جیسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور ہر خیر جو تم سے صادر ہو۔ ہر نیکی جسے کرنے کی تم توفیق پاؤ اسے اپنے نفس کی طرف منسوب نہ کرو بلکہ اپنے رب کے فضلوں کی طرف منسوب کرو اور اگر تم ان عاجزانہ راہوں کو ہمیشہ اختیار کرتے رہو گے تو یاد رکھو کہ دنیا کی کوئی طاقت (دین) کے غلبہ کے دن کو دور نہیں کر سکتی وہ دن تو مقدر ہو چکا آسمانوں پر۔ وہ دن تو ضرور چڑھے گا اس زمین پر۔ دنیا کے اندھیرے اس سورج کو طلوع ہونے سے روک نہیں سکتے۔" (ص89)

جماعت کو دعائیں دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "جہاں بھی ہوں، جہاں بھی آپ رہیں۔ حضر میں بھی اور سفر میں بھی، اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ کے ساتھ ہوں اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ آپ کا ساتھ کبھی نہ چھوڑیں۔ وہ آپ کے دلوں کی ڈھارس۔ آپ کے خوفوں کو دور کرنے والے، آپ کو حزن سے بچانے والے، آپ کو نور کی راہوں پر چلانے والے، آپ کی انگلی پکڑ کر آپ کو خدا تعالیٰ کے قدموں میں جا بٹھانے والے ہوں۔" (ص37)

کتاب کے آخر میں مضامین اسماء اور مقامات کا انڈیکس بھی دیا گیا ہے جو بہت محنت کا متقاضی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجلس انصاراللہ پاکستان کو یہ سعادت مبارک کرے۔ اور اس روحانی خزینہ کے جمع و تدوین کرنے والے ہر شخص کو اجر عظیم سے نوازے۔ اور جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو خلیفہ وقت کی بیان فرمودہ نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ایم۔آر۔طاہر)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ سعدیہ قانتہ صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد رانا صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا کو شادی کے چار سال بعد 15 ستمبر 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ اور ایک خواب کی بناء پر دانیال مبارک نام تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا مبارک علی صاحب مرحوم آف ساہیوال کا پوتا ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی بابرکت زندگی سے نوازے۔ خادم دین اور صاحب اقبال بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم فرید احمد راشد صاحب کارکن وقف جدید مال انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ بیوہ مکرم ڈاکٹر رشید احمد سلیم صاحب معلم وقف جدید مورخہ 6 ستمبر 2006ء سیالکوٹ سے واپس ربوہ آتے ہوئے راستہ میں ہی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ والدہ صاحبہ کی عمر 66 برس تھی مرحومہ شفقت و محبت کا مجسمہ تھیں۔ ملنسار، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور صابر خاتون تھیں۔ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مورخہ 7 ستمبر 2006ء کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد صدر انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں خاکسار کے علاوہ مکرم نوید احمد نصیر صاحب، مکرم وسیم احمد رشید صاحب، مکرمہ رشیدہ راحت صاحبہ اہلیہ مکرم خالد محمود صاحب دارالیمن اور مکرمہ عطیۃ العلیم صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد بھٹہ صاحب دارالیمن غربی ربوہ تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے محترمہ والدہ صاحبہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے نیک بندوں میں شمار کرے اور تمام بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ظہیر احمد بابر صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو تیسرا بیٹا مورخہ 5 اگست 2006ء کو عطا کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت عزیزم کا نام حسیب احمد عطا فرمایا ہے۔ عزیزم مکرم نذیر احمد صاحب ساکن دارالرحمت غربی ربوہ کا پوتا ہے اور مکرم ظہور احمد شاہ صاحب ولد مکرم ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا نواسہ ہے بچے کے نیک اور خادم دین اور درازی عمر کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

شکریہ احباب

مکرم محمد ادریس صاحب مینیجر یو بی ایل کھاریاں سٹی تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد محترم محمد یعقوب امجد صاحب کی وفات پر احباب جماعت کی طرف سے افسوس کا اظہار بذریعہ خطوط، ٹیلی فون اور دیگر ذرائع سے ہوتا رہا۔ میں فرداً فرداً تمام احباب کا شکریہ ادا نہیں کر سکا۔ اس تحریر کے ذریعے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کیلئے ویکسینیشن کیمپ

مورخہ 11۔اکتوبر 2006ء کو فضل عمر ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کیلئے ویکسینیشن کیمپ لگایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے سال ستمبر 2005ء میں لگوائی جانے والی ویکسینیشن کی بوسٹر ڈوز (Booster Dose) بھی لگائی جائے گی۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ ضرورت مند احباب و خواتین استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

تہجد کے لئے اٹھنے کے تیرہ طریق

بیان فرمودہ حضرت مصلح موعود

حضرت مصلح موعود اپنی تقریر ذکر الٰہی میں فرماتے ہیں:۔

سوال یہ ہے کہ تہجد پڑھنی تو ضرور چاہئے مگر رات کو اٹھیں کیونکر۔اس کا ایک ادنیٰ طریق میں پہلے بتاتا ہوں اگرچہ اس میں نقصان بھی ہے۔مگر فائدہ بھی ہوسکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آجکل الارم والی گھڑیاں مل سکتی ہیں ان کے ذریعہ انسان جاگ سکتا ہے۔مگر میرا تجربہ ہے کہ یہ کوئی ایسا مفید طریق نہیں ہے۔وجہ یہ کہ چونکہ انسان کو بھروسہ ہو جاتا ہے کہ وہ مجھے وقت پر جگا دے گی اس لئے رات کو اٹھنے کی نیکی کی طرف جو توجہ اور خیال ہونا چاہئے وہ اس کو نہیں ہوتا۔اگر اسے اٹھنے کا خیال ہوتا اور اسی خیال میں ہی اس کی آنکھ لگ جاتی تو گویا وہ ساری رات ہی عبادت کرتا رہتا۔اس کے علاوہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر اٹھنے کو جی نہ چاہے تو انسان بجتے بجتے الارم کو بند کر دیتا ہے۔لیکن اگر نیت اور ارادہ سے سوئے گا تو وقت پر ضرور اٹھ کھڑا ہوگا۔ پھر ایسے لوگ جو گھڑی کے ذریعہ اٹھتے ہیں وہ اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ نماز میں نیند آتی ہے۔اس کی بھی وجہ یہی ہے کہ وہ گھڑی سے اٹھتے ہیں نہ کہ اپنے طور پر اس لئے یہ طریق کوئی مفید نہیں ہے۔ ہاں ابتدائی حالت کے لئے یا کسی خاص ضرورت کے وقت مفید ہوتا ہے۔

میرے نزدیک وہ طریق جن سے رات کو اٹھنے سے مدد مل سکتی ہے تیرہ ہیں۔اگر کوئی شخص ان پر عمل کرے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ضرور کامیابی ہوگی۔ شروع میں تو ہر کام میں مشکلات ہوتی ہیں مگر آخر کار ضرور ان کے ذریعہ کامیابی ہوگی۔ یہ سب باتیں جو میں بیان کروں گا وہ قرآن اور حدیث سے ہی اخذ کی ہوئی بیان کروں گا نہ کہ اپنی طرف سے۔مگر یہ خدا تعالیٰ کا مجھ پر خاص فضل ہے کہ یہ باتیں مجھ پر ہی کھولی گئی ہیں۔اور اوروں سے پوشیدہ رہی ہیں۔اگر وقت تنگ نہ ہوتا تو میں قرآن کریم کی وہ آیات اور حدیثیں بھی بیان کر دیتا جن سے میں نے اخذ کی ہیں مگر اب صرف نتائج ہی بیان کروں گا۔

پہلا طریق یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے نیچر میں قاعدہ رکھا ہے کہ جس وقت میں کوئی چیز پیدا ہوئی ہو وہی وقت جب دوسری دفعہ آئے تو اس چیز میں پھر جوش پیدا ہو جاتا ہے۔اس کی مثالیں کثرت سے مل سکتی ہیں۔مثلاً انسان کو جو بیماری بچپن میں ہوئی ہو وہی بیماری بڑھاپے میں جبکہ بچپن کی سی حالت ہو جاتی ہے عود کر آتی ہے۔یہی بات درختوں اور پرندوں میں پائی جاتی ہے۔اس قاعدہ سے رات کو اٹھنے میں اس طرح مدد مل سکتی ہے کہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کچھ عرصہ ذکر کرلے۔اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ جتنا عرصہ وہ ذکر کرے گا صبح سے اتنا ہی قبل اس کی آنکھ ذکر کرنے کے لئے کھل جائے گی۔

دوسرا طریق یہ ہے

کہ عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد کسی سے کلام نہ کرے۔رسول کریم ﷺ نے بھی عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کلام کرنے سے روکا ہے۔گو یہ بھی ثابت ہے کہ بعض دفعہ آپؐ کلام کرتے رہے ہیں۔مگر عام طور پر آپؐ نے منع فرمایا ہے۔اس کا باعث یہ ہے کہ اگر عشاء کی نماز کے بعد باتیں شروع کر دی جائیں گی تو انسان زیادہ جاگے گا اور صبح کو دیر کر کے اٹھے گا اور دوسرے یہ کہ اگر وہ باتیں دینی اور مذہبی نہ ہوں گی تو ان کی وجہ سے توجہ دین سے ہٹ جائے گی۔اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز کے بعد بغیر کلام کئے سو جانا چاہئے تاکہ دینی خیالات پر ہی آنکھ لگے اور سویرے کھل جائے۔ دفتر کے کام یا اور کوئی ضروری فعل عشاء کی نماز کے بعد منع نہیں۔مگر یہ ضروری ہے کہ سونے سے پہلے ذکر کرلے۔یہ دوسرا طریق ہے۔

تیسرا طریق یہ ہے

کہ جب کوئی عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سونے لگے تو خواہ اس کا وضو ہی ہے تو بھی تازہ وضو کر کے چارپائی پر لیٹے۔اس کا اثر قلب پر پڑتا ہے اور اس سے خاص قسم کی نشاط پیدا ہوتی ہے اور جب کوئی تازہ وضو کی وجہ سے نشاط کی حالت میں سوئے گا تو وہ آنکھ کھلتے وقت بھی نشاط میں ہی ہوگا۔عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی روتا سوئے تو وہ چیخ مار کر اٹھ بیٹھتا ہے اور اگر ہنستا سوئے تو اٹھتے وقت بھی اس کا چہرہ بشاش ہی ہوتا ہے اسی طرح جو وضو کر کے نشاط سے سوتا ہے وہ اٹھتا بھی نشاط سے ہی ہے اور اس طرح اس کو اٹھنے میں مدد ملتی ہے۔

چوتھا طریق یہ ہے

کہ جب سونے لگے تو کوئی ذکر کر کے سوئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رات کو ذکر کرنے کے لئے پھر اس کی آنکھ کھل جائے گی۔یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ بھی سونے سے پہلے یہ ذکر کیا کرتے تھے۔آیت الکرسی پھر تینوں قل ایک ایک دفعہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور ہاتھ سارے جسم پر پھیرتے اور ایسا تین دفعہ کرتے تھے اور پھر دائیں طرف منہ کر کے یہ (دعا) پڑھتے۔ اسی طرح ہر ایک مومن کو چاہئے اور پھر چارپائی پر لیٹ کر دل میں سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم یا کوئی اور ذکر جاری رکھنا چاہئے حتیٰ کہ اس حالت میں آنکھ لگ جائے۔ کیونکہ جس حالت میں انسان سوتا ہے عام طور پر وہی حالت ساری رات اس پر گزرتی رہتی ہے۔اس لئے جو شخص تسبیح و تحمید کرتے سوئے گا۔گویا ساری رات اسی میں لگا رہے گا۔دیکھو عورتیں یا بچے اگر کسی غم اور تکلیف میں سوئیں۔تو سوتے سوتے جب کروٹ بدلتے ہیں۔تو دردناک اور غمگین آواز نکالتے ہیں۔کیونکہ اس غم کا جو سوتے وقت ان کو تھا ان پر اثر ہوتا ہے۔لیکن اگر کوئی تسبیح کرتے سوئے گا تو جب کروٹ بدلے گا اس کے منہ سے تسبیح کی آواز ہی نکلے گی۔یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن وہ ہوتے ہیں کہ (-) ان کے پہلو بستروں سے اٹھے رہتے ہیں۔ اور وہ خوف اور طمع سے اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ بظاہر تو یہ بات درست نہیں معلوم ہوتی۔کیونکہ آنحضرت ﷺ بھی سوتے تھے اور دوسرے سب مومن بھی سوتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ چونکہ وہ تسبیح کرتے کرتے سوتے ہیں اس لئے ان کی نیند نیند نہیں ہوتی بلکہ تسبیح ہی ہوتی ہے اور اگرچہ وہ سوتے ہیں مگر درحقیقت سوتے نہیں۔ان کی کمریں بستروں سے الگ رہتی ہیں اور وہ خدا کی یاد میں مشغول ہوتے ہیں۔

پانچواں طریق یہ ہے

کہ سونے کے وقت کامل ارادہ کر لیا جائے کہ تہجد کے لئے ضرور اٹھوں گا۔انسان کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ طاقت رکھی ہے کہ جب وہ زور سے اپنے نفس کو کوئی حکم کرتا ہے تو وہ تسلیم کر لیتا ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کو تمام دانا مانتے آئے ہیں۔

پس تم سونے کے وقت پختہ ارادہ کر لو کہ تہجد کے وقت ضرور اٹھیں گے۔ اس طرح کرنے میں گو تم سو جاؤ گے مگر تمہاری روح جاگتی رہے گی کہ مجھے حکم ملا ہے کہ فلاں وقت جگانا ہے اور عین وقت پر خود بخود تمہاری آنکھ کھل جائے گی۔

چھٹا طریق

ایسا ہے کہ جس کے کرنے کی میں صرف ایسے ہی شخص کو اجازت دیتا ہوں جو یہ دیکھتا ہو کہ میرا ایمان خوب مضبوط ہے اور وہ یہ کہ وتروں کو عشاء کی نماز کے ساتھ نہ پڑھے بلکہ تہجد کے وقت پڑھنے کے لئے رہنے دے۔عام طور پر یہ بات پائی جاتی ہے کہ انسان فرض کو خاص طور پر ادا کرتا ہے مگر نفل میں سستی کر جاتا ہے۔ پس جب نفلوں کے ساتھ واجب مل جائے گا تو اس کی روح کبھی آرام نہ کرے گی جب تک کہ اس کو ادا نہ کرے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفس سستی نہیں کرے گا۔لیکن اگر وتر پڑھے ہوئے ہوں اور تہجد کے وقت آنکھ کھل بھی جائے تو نفس کہہ دیتا ہے کہ وتر تو پڑھے ہوئے ہیں نفل نہ پڑھے تو نہ سہی۔مگر جب یہ خیال ہوگا کہ وتر بھی پڑھنے ہیں تو ضرور اٹھے گا اور جب اٹھے گا تو نفل بھی پڑھ لے گا۔لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے اس کے لئے شرط ہے کہ ایمان بہت مضبوط ہو۔ جب ایمان مضبوط ہوگا تو وتروں کے لئے ضرور اٹھے گا۔ورنہ وتروں کے پڑھنے سے بھی محروم رہے گا۔

ساتواں طریق

بھی انہیں لوگوں کے لئے ہے جو روحانیت میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔اور وہ یہ کہ عشاء کی نماز کے بعد نفل پڑھنے شروع کر دیں اور اتنی دیر تک پڑھیں کہ نماز میں ہی نیند آجائے اور اتنی نیند آئے کہ برداشت نہ کی جاسکے اس وقت سوئے باوجود اس کے کہ اس میں زیادہ وقت لگے گا مگر سویرے نیند کھل جائے گی یہ روحانی ورزش ہوتی ہے۔

آٹھواں طریق

وہ ہے جس کا ہمارے صوفیاء میں رواج تھا میں نے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی مگر ہے مفید اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں میں زیادہ نیند آئے اور وقت پر آنکھ نہ کھلے ان میں نرم بستر ہٹا دیا جائے۔

نواں طریق

یہ ہے کہ سونے سے کئی گھنٹے پہلے کھانا کھا لیا جائے۔یعنی مغرب سے پہلے یا مغرب کی نماز کے بعد فوراً۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی روح چست ہوتی ہے مگر جسم سست کر دیتا ہے۔جسم ایک طوق ہے جو روح کو چمٹا ہوا ہے جب یہ طوق بھاری ہو جائے تو پھر روح کو دبا لیتا ہے۔اس لئے سونے کے وقت معدہ پُر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کا اثر قلب پر بہت پڑتا ہے اور انسان کو سست کر دیتا ہے۔

دسواں طریق

یہ ہے کہ جب انسان رات کو سوئے تو ایسی حالت میں نہ ہو کہ جنبی ہو یا اسے کوئی غلاظت لگی ہو۔بات یہ ہے کہ طہارت سے ملائکہ کا بہت بڑا تعلق ہوتا ہے اور وہ گندے انسان کے پاس نہیں آتے۔ بلکہ دور ہٹ جاتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ کے سامنے جب ایک بودار چیز کھانے کے لئے لائی گئی تو آپؐ نے صحابہؓ کو فرمایا کہ تم کھالو میں نہیں کھاتا۔صحابہؓ نے کہا ہم بھی نہیں کھاتے۔آپؐ نے فرمایا تم کھالو میرے ساتھ تو فرشتے باتیں کرتے ہیں اس لئے میں نہیں کھاتا۔کیونکہ انہیں ایسی چیزوں سے نفرت ہے۔

تو غلاظت کو ملائکہ بہت ناپسند کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول سناتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے کھانا کھایا اور ہاتھ دھوئے بغیر سو گیا۔رویا میں میں

نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب آئے ہیں اور انہوں نے مجھے قرآن کریم دینا چاہا لیکن جب میں ہاتھ لگانے لگا تو کہا کہ ہاتھ نہ لگانا تمہارے ہاتھ صاف نہیں ہیں۔ تو بدن کے صاف ہونے کا قلب پر بہت اثر پڑتا ہے۔ صفائی کی حالت میں سونے والے کو ملائکہ آ کر جگا دیتے ہیں۔ لیکن اگر صفائی میں فرق ہو تو پاس نہیں آتے۔ یہ طریق جسم کی صفائی کے متعلق ہے۔

گیارھواں طریق

یہ ہے کہ بستر پاک و صاف ہو۔ بہت لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ بستر کی پاکیزگی روحانیت سے خاص تعلق رکھتی ہے اس لئے اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

بارھواں طریق

ایسا ہے کہ عوام کو اس پر عمل کرنے کی وجہ سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ہاں خاص لوگوں کے لئے نقصان دہ نہیں اور وہ یہ کہ میاں و بیوی ایک بستر میں نہ سوئیں۔ رسول کریم ﷺ سوتے تھے لیکن آپؐ کی شان بہت بلند اور ارفع ہے۔ آپؐ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا تھا۔ مگر دوسرے لوگوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ بات یہ ہے کہ جسمانی شہوت کا اثر جتنا زیادہ ہو اسی قدر روحانیت کو بند کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے کہا کہ کھاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑھو۔ کیوں نہ بڑھو، اس لئے کہ شہوانی جذبہ زیادہ بڑھ کر روحانیت کو نقصان پہنچائے گا۔ پس وہ لوگ جو اپنے نفس پر قابو رکھتے ہیں وہ اگر اکٹھے سوئیں تو کوئی حرج نہیں ہوتا مگر عام لوگوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے اور وہ لوگ جنہیں اپنے خیالات پر پورا پورا قابو نہ ہو ان کو اکٹھا نہیں سونا چاہئے۔ اس طرح ان کو شہوانی خیالات آتے رہیں گے اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوتے سوتے جماع کرنے یا پیار کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح روحانیت پر برا اثر پڑتا ہے اور اٹھنے میں سستی ہو جاتی ہے۔

تیرھواں طریق

ایسا اعلیٰ ہے کہ جو نہ صرف تہجد کے لئے اٹھنے میں بہت بڑا ممد اور معاون ہے بلکہ اس پر عمل کرنے سے انسان بدیوں اور برائیوں سے بھی بچ جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سونے سے پہلے دیکھنا چاہئے کہ ہمارے دل میں کسی کے متعلق کینہ یا بغض تو نہیں ہے اگر ہو تو اس کو دل سے نکال دینا چاہئے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روح کے پاک ہونے کی وجہ سے تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق مل جائے گی۔ خواہ اس قسم کے خیالات ان پر پھر قابو پا ہی لیں۔ لیکن رات کو سونے سے پہلے ضرور نکال دینے چاہئیں اور دل کو بالکل خالی کر لینا چاہئے۔ اس میں حرج ہی کیا ہے۔ اگر کوئی ایسے خیالات میں دنیاوی فائدہ سمجھتا ہے تو دل کو کہے کہ دن کو پھر یاد کر لینا رات کو سونے کے وقت کسی سے لڑائی تو نہیں کرنی کہ ان کو دل میں رکھا جائے۔ اول تو ایسا ہوگا کہ اگر ایک دفعہ اپنے دل سے کسی خیال کی جڑھ کاٹ دی جائے گی تو پھر وہ آئے گا ہی نہیں۔ دوسرے اس قسم کے خیالات رکھنے سے جو نقصان پہنچا ہوتا ہے اس سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ثابت شدہ بات ہے کہ ایک چیز جس قدر زیادہ عرصہ دوسرے کے ساتھ رہتی ہے اسی قدر زیادہ اپنا اثر اس پر کرتی ہے۔ مثلاً اگر اسپنج کو پانی سے بھر کر کسی چیز پر جلدی سے پھیر کر ہٹایا جائے تو وہ بہت تھوڑی گیلی ہوگی۔ لیکن اگر دیر تک اس پر رکھا جائے تو وہ بہت زیادہ بھیگ جائے گی۔ اسی طرح جو خیالات انسان کو دیر تک رہیں وہ اس کے دل میں بہت زیادہ جذب ہو جاتے ہیں۔ اور سوتے وقت جن خیالات کو انسان اپنے دل میں رکھے ان کو اس کی روح ساری رات دہراتی رہتی ہے۔ دن میں اگر کوئی ایسا خیال ہو تو وہ اتنا نقصان دہ نہیں ہوتا جتنا رات کے وقت کا۔ کیونکہ دن میں دوسرے کاروبار میں مشغول ہونے کی وجہ سے وہ بھلا دیتا ہے لیکن رات کو بار بار آتا ہے۔ پس سوتے وقت اگر کوئی برا خیال ہو۔ تو اسے نکال دینا چاہئے تا کہ وہ دل میں گڑ نہ جائے۔ کیونکہ اگر گڑ گیا تو پھر اس کا نکلنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ پھر اگر رات کو جان ہی نکل جائے تو اس بدی کے خیال سے توبہ کرنے کا موقعہ بھی نہیں ملے گا۔ اس طرح نفس کو ڈرانا چاہئے اور جب ایک دفعہ خیال نکل جائے گا تو پھر اس سے نجات مل جائے گی۔ غرض سوتے وقت نفس میں برے خیالات نہیں رہنے دینے چاہئیں۔ جب اس طرح دل کو پاک و صاف کر کے کوئی سوئے گا تو تہجد کے وقت اٹھنے کی اسے ضرور توفیق مل جائے گی۔

(ذکر الٰہی از حضرت مصلح موعود)

کینیا میں احمدیت

جغرافیائی تعارف

سرکاری نام: جمہوریہ کینیا

دارالحکومت: نیروبی

یوم آزادی: 12 دسمبر 1963ء

حدود اربعہ: شمال میں ایتھوپیا اور سوڈان۔ جنوب میں تنزانیہ مشرق میں بحیرہ ہند اور صومالیہ اور مغرب میں یوگنڈا

رقبہ: 582650 مربع کلومیٹر

آبادی: 2 کروڑ 82 لاکھ (1996ء کے مطابق)

زبان: سواحیلی

جماعت کی ابتدائی تاریخ

1896ء کے شروع میں حضرت مسیح موعود کے دو رفقا (حضرت منشی محمد افضل صاحب اور حضرت میاں عبداللہ صاحب) ریلوے یوگنڈا میں بھرتی ہو کر کینیا کی بندرگاہ ممباسہ پہنچے۔ یہ سب سے پہلے احمدی تھے جنہوں نے مشرقی افریقہ کے ساحل پر قدم رکھا۔ اسی سال تھوڑے تھوڑے وقفہ سے بعض اور احمدی بھی یوگنڈا ریلوے کے ملازم کی حیثیت سے ممباسہ پہنچے۔ یوں مشرقی افریقہ میں پہلی بار احمدیت کی داغ بیل پڑی۔

بیت الذکر نیروبی

1929ء میں تعمیر شروع ہو کر 1931ء میں تکمیل کو پہنچی۔

مشن کا قیام

خلافت ثانیہ کے ابتدائی سالوں میں کینیا میں ہندوستانی احمدیوں کی آمد کا سلسلہ زور پکڑ گیا اور دعوت الی اللہ کا دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہونے لگا۔ اس لئے جماعت احمدیہ نیروبی کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو مشرقی افریقہ بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ اس فیصلہ کے مطابق محترم مولانا صاحب موصوف 27 نومبر 1934ء کو نیروبی پہنچ گئے۔

مشرقی افریقہ کے لئے نئے مجاہدین

دعوۃ الی اللہ کے کام کی وسعت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مربیان مشرقی افریقہ بھجوانے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ سب سے پہلے محترم مولانا نورالحق صاحب انور نومبر 1945ء کو ممباسہ پہنچے۔ ان کے بعد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب (جو ان دنوں مشرقی افریقہ کی ملٹری میں ملازم تھے) نے زندگی وقف کر دی اور جولائی 1946ء میں وہیں دعوۃ الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے لگے۔ فروری 1947ء میں چھ مربیان کا قافلہ قادیان سے بھجوایا گیا جو میر ضیاء اللہ صاحب۔ مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب، مولانا عنایت اللہ صاحب خلیل، مولانا جلال الدین صاحب قمر اور حکیم محمد ابراہیم صاحب پر مشتمل تھا۔ کچھ عرصہ بعد مولانا محمد منور صاحب اور مولانا عبدالکریم صاحب شرما بھی ان مربیان کے ساتھ دعوۃ الی اللہ کے کام میں شامل ہو گئے۔

سواحیلی اخبار

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے جنوری 1936ء سے ممباسہ سے ماہوار اخبار ماپینزی یا مونگو (Mapenzi ya Mungu) شروع کیا جو خدا کے فضل سے آج تک کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

سواحیلی ترجمہ قرآن

مترجم: محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب۔ پہلا ایڈیشن 1953ء میں نیروبی سے شائع ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دورہ

1988ء کا سال مشرقی افریقہ کی جماعت کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اسی سال جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دورے کا آغاز کینیا سے فرمایا۔ کینیا کا دورہ مکمل کرنے کے بعد (جو 27 اگست تا 3 ستمبر 1988ء جاری رہا) حضور 3 ستمبر کو ہمسایہ ملک یوگنڈا تشریف لے گئے۔ اس وقت کینیا کے امیر و مربی انچارج محترم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق تھے۔ ان کے علاوہ جن مربیان نے بطور امیر و مربی انچارج کینیا خدمات سرانجام دیں ان کے نام یہ ہیں۔

☆ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (سب سے پہلے)
☆ محترم مولانا نورالحق انور صاحب
☆ محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب
☆ محترم مولانا عبدالکریم صاحب شرما
☆ محترم مرزا لطف الرحمٰن صاحب
☆ محترم مولانا محمد منور صاحب
☆ مکرم بشیر احمد اختر صاحب
☆ محترم مولانا وسیم احمد صاحب چیمہ
☆ مکرم جمیل احمد صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیا کا تاریخی دورہ مورخہ 26 اپریل تا 7 مئی 2005ء فرمایا۔ جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کینیا کے تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے میدانوں میں دور رس نتائج برآمد ہوئے۔ حضور انور کا نیروبی میں والہانہ استقبال کیا گیا۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ کینیا کے 40ویں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور روح پرور

(باقی صفحہ 6 پر)

مکرم بشیر الدین کمال صاحب

بنی نوع انسان کے لئے کونسا نظام بہتر ہے؟

نظام خلافت کی جمہوری نظام پر بالادستی کے 14 پہلو

آج کل دنیا میں جمہوریت کا بہت چرچا ہے اور ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ جمہوریت ہی ایسا نظام ہے جس میں تمام دکھوں اور مصیبتوں کا مداوا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ بعض ممالک میں یہی جمہوریت ان کے دکھوں اور مصیبتوں کا باعث بنی ہوئی ہے۔ آخر غور کرنے کی بات ہے کہ وہ کونسا نظام ہے جو بنی نوع انسان کے دکھوں اور مصیبتوں اور محرومیوں کے دور کرنے کا باعث ہے۔

اصل حکومت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے

تمام کائنات کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ کیونکہ وہی اس کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی مالک ہے کائنات کا اور اجرام کا جو کائنات میں پائے جاتے ہیں جیسے چاند سورج ستارے اور زمین وغیرہ یہ سب کلی طور پر اسی کے حکم کے تابع ہیں۔ پھر اس کائنات میں انسان بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کا وہی مالک اور پیدا کرنے والا ہے۔ اجرام فلکی تو مکمل طور پر اس کی تابعداری کے تحت کام کر رہے ہیں۔ لیکن انسان کو یہ اختیار ہے چاہے وہ اس کی تابعداری کرے اور چاہے نہ کرے۔ تابعداری کی صورت میں وہ آخرت میں جنت کا وارث ہوگا۔ ورنہ جہنم کا جو دکھوں اور مصیبتوں پر مشتمل ہوگی۔

جب مالک و خالق وہی خدا ہے تو حکومت بھی اسی کا حق ہے اور روحانی حکومت وہ اپنے انبیاء کے ذریعہ قائم کرتا ہے۔ پہلے پہل تو انبیاء کو مبعوث کر کے ان کا یعنی بنی نوع انسان کا تزکیہ نفس کرتا ہے انہیں کتاب اور حکمت کی باتیں سکھاتا ہے۔ ان کی تربیت کرتا ہے تاکہ وہ خدا کی باتیں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے قابل ہوسکیں۔ محبت و پیار سے رہیں اور فتنہ و فساد کرنے والے نہ ہوں۔ انبیاء کے بعد یہ کام ان کے خلیفہ کے سپرد ہوتا ہے اور وہ عوام الناس کی راہنمائی کرتا ہے۔ اسی راہنمائی پر عمل کر کے عوام الناس اپنے دکھوں اور مصیبتوں کا مداوا کر سکتے ہیں۔

خلیفہ کا مطلب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ نمبر 353)

نظام خلافت اور نظام جمہوریت میں فرق

نظام خلافت اور نظام جمہوریت میں درج ذیل بڑے بڑے فرق ہیں۔

1۔ جمہوریت میں عوام صدر یا وزیر اعظم کو منتخب کرتے ہیں۔ جبکہ نظام خلافت میں بظاہر مومن انتخاب کرتے ہیں لیکن یہ انتخاب خدا تعالیٰ کا انتخاب ہوتا ہے۔ کیونکہ مومنوں کی راہنمائی خدا تعالیٰ کرتا ہے جیسا کہ آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

2۔ جمہوریت میں صدر یا وزیر اعظم اکثریت رائے کے خلاف فیصلہ نہیں کر سکتے جبکہ نظام خلافت میں خلیفہ اکثریت رائے کے خلاف بھی فیصلہ کر سکتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور جان لو کہ اس وقت اللہ کا رسول تم میں موجود ہے۔ اگر اکثر امور میں تمہاری بات مان لیا کرے تو تم تکلیف میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہاری نگاہ میں ایمان کو پیارا بنایا ہے اور تمہارے دلوں میں اس کو خوبصورت کر کے دکھایا ہے اور تمہاری نگاہ میں کفر اور اطاعت سے نکل جانے اور نافرمانی کرنے کو ناپسند کر کے دکھایا ہے۔ وہی لوگ سیدھے راستہ پر ہیں۔

(سورہ الحجرات آیت نمبر: 8)

پھر فرمایا

اور جو کچھ اللہ کا رسول دے تم کو پس لے لو اس کو اور جس سے وہ منع کرے تم کو تو باز رہو اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

(سورۃ الحشر آیت نمبر: 8)

3۔ جمہوریت میں چونکہ براہ راست تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں ہوتا اس لئے عوام کی صحیح راہنمائی نہیں کی جا سکتی اس کے مقابل پر نظام خلافت میں خلیفہ کا براہ راست تعلق خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور اسی سے راہنمائی حاصل کرتا ہے۔ اور پھر عوام الناس میں ان کی فلاح و بہبود کے لئے نافذ کرتا ہے اور اس طرح صحیح راہنمائی کرتا ہے۔

4۔ نظام خلافت میں خلیفہ دینی سربراہ ہوتا ہے۔ جبکہ نظام جمہوریت میں دینی سربراہ نہیں ہوتا۔

5۔ نظام خلافت میں عبادات میں خلیفہ وقت کی راہنمائی ہوتی ہے اور وہ شرک اور بدعات سے دور رکھتا ہے۔ جبکہ نظام جمہوریت میں ایسا نہیں۔

6۔ خلافت کی نعمت اس وقت دی جاتی ہے جبکہ عوام الناس کی اکثریت اعمال صالحہ بجالانے والی ہو۔ اس کے مقابل پر جمہوریت میں یہ شرط نہیں۔

7۔ نظام جمہوریت میں عہدیدار معزول ہو سکتے ہیں۔ یا استعفیٰ دے سکتے ہیں۔ جبکہ نظام خلافت میں خلیفہ نہ معزول ہوسکتا ہے نہ استعفیٰ دے سکتا ہے۔

8۔ نظام خلافت میں کوئی شخص بھی اپنے آپ کو کسی بھی عہدے کے لئے پیش نہیں کر سکتا نہ ہی وہ اپنے متعلق یا کسی دوسرے کے متعلق پراپیگنڈہ کر سکتا ہے جبکہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ عوام الناس کے لئے حکم ہے کہ وہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کریں اور اہل کا فیصلہ عوام الناس نے کرنا ہے نہ کہ خود۔ جبکہ نظام جمہوریت میں بالکل اس کے برعکس ہے۔

9۔ نظام خلافت میں چونکہ کسی بھی عہدہ کے لئے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق انتخاب ہوتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ اس میں اور اس کے کام میں اور اس کے فیصلوں میں برکت رکھ دیتا ہے۔ جس کے بہتر نتائج نکلتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں نظام جمہوریت میں عہدوں کا انتخاب خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق نہیں ہوتا یعنی امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد نہیں کیا جاتا اس لئے اس میں برکت کے امکانات کم ہوتے ہیں۔

10۔ نظام خلافت میں خلیفہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی جواب دہی عوام کی جواب دہی سے زیادہ سخت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی نہیں چھپایا جا سکتا۔ اس کے مقابل پر صدر یا وزیر اعظم براہ راست عوام کے سامنے جواب دہ ہیں۔

11۔ جمہوریت میں صدر یا وزیر اعظم اپنے وزراء، مشیروں، گورنروں اور دیگر ماتحتوں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کی حکومت کو مستحکم کریں اور ان کی طاقت کو مضبوط کریں۔ جبکہ نظام خلافت میں خدا تعالیٰ خود اپنے خلیفہ کو استحکام بخشتا ہے اور اس کو ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ استحکام اور قوت کے لئے کسی دوسرے پر تکیہ کرے۔ اس کے مقابل پر مخالف نامراد اور ناکام رہتے ہیں۔ جیسا کہ اس کی سنت ہے۔

12۔ نظام خلافت میں خلیفہ امام ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی اطاعت ضروری ہے۔

13۔ نظام خلافت میں خلیفہ کو قبولیت دعا کا نشان دیا جاتا ہے۔ جبکہ نظام جمہوریت میں ایسا نہیں۔

14۔ نظام خلافت میں جس طرح کوئی شخص اپنے آپ کو کسی عہدہ کے لئے پیش نہیں کر سکتا اسی طرح منتخب ہونے کی صورت میں کوئی بھی اپنے عہدہ سے استعفیٰ نہیں دے سکتا۔

عہدہ کی خواہش مکروہ ہے

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

سیکرٹریوں کو یہ سوچ کر کام کرنا ہوگا کہ جواب دہ تو وہ بہرحال ہیں۔ اگر امیر نے ان کی جواب دہی نہ کی تو خدا کرے گا۔ بہرحال بھاگنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہمارے دین میں عہدہ خود ہاتھ پھیلا کر طلب کرنا بہت ہی مکروہ بات ہے لیکن یہ بھی مکروہ فعل ہے کہ جب ایک بار کسی کے سپرد کوئی کام کر دیا جائے تو پھر وہ کسی اور کے سپرد کرنے کی سوچنے لگ جائے اسی لئے ہماری جماعت میں عہدہ سے استعفیٰ دینے کو نہایت مکروہ سمجھا جاتا ہے۔ جماعت کے بعض دوست لکھ دیتے ہیں کہ مجھ میں اس کام کی قابلیت نہیں ہے۔ قابل تو صرف اور صرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی باقی تو کوئی قابل نہیں ہے۔ اسے تو یہ چاہے جتنی قابلیت ہے اس کو پیش کر دو اگر تم میں استعداد نہیں ہے تو خدا تعالیٰ تمہاری استعداد کو بڑھا دے گا اس لئے خدمت دین کا عہدہ چھوڑنے کا خیال بھی دل میں نہ لائیں خدا تعالیٰ نے جو طاقت بخشی ہے اس کے مطابق کام کریں اپنی توفیق کے آخری حدوں پر کام کریں حتیٰ کہ آپ امانت کی ذمہ داریوں سے بھر جائیں کہ جو خدا کا تھا وہ سب کچھ پیش کر دیا۔

(الفضل مورخہ 16/ اکتوبر 1995ء)

پس بنی نوع انسان کی روحانی اور جسمانی ترقی نیز اس کی فلاح و بہبود اور اس کے تمام دکھوں اور مصیبتوں کے مداوا کے لئے بنی نوع انسان کے لئے خدا تعالیٰ کا قائم کردہ نظام یعنی نظام خلافت ہی بہتر ہے۔ اس ضمن میں خلافت کی ضرورت اور اصلاح احوال میں اس کے بنیادی کردار کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے جناب پروفیسر خالد محمود ترمذی صاحب لکھتے ہیں۔

”آخر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ انسانی عقل جو مخلوق ہے بغیر اپنے خالق کی راہنمائی اور ہدایت کے اپنے جیسے انسانوں کی راہنمائی نہیں کر سکتی۔ خالق حقیقی نے اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے انبیاء بھیجے انہوں نے ہمیں صحیح راستہ دکھایا.......... میرا ایمان ہے..........ایک وقت آئے گا کہ جمہوریت کا بھوت لوگوں کے سر سے اتر جائے گا اور لوگ صرف اسلام اسلام پکاریں گے۔ خلافت دوبارہ جمہوریت کی جگہ لے گی۔“

(روزنامہ جنگ لاہور 31 جولائی 1990ء)

☆☆☆

ابن کریم

زندہ خدا اور اس کی قدرت کے نظارے

انسانی زندگی میں بے شمار ایسے تجربات سامنے آتے رہتے ہیں کہ جن سے یہ گواہی ملتی ہے کہ ایک ایسی رحمٰن اور رحیم ہستی موجود ہے جو انسان پر اپنی نظر شفقت وعنایت مسلسل کرتی رہتی ہے۔ مگر ان مشاہدات اور مظاہر تک پہنچنے والی آنکھ ہونا بھی ضروری ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے جو محبت خدا تعالیٰ سے کی اور مسیح کہلائے۔ انہوں نے نہ صرف خدا تعالیٰ کی تائیدات کے مظاہر بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھے بلکہ آئندہ زمانوں میں بھی ان تائیدات کو جاری و ساری رہنے کی نوید ان آسمانی الفاظ میں بھی سنائی دیتی ہے۔

انی معك یامسرور

الغرض حضرت مسیح موعود نے زندہ خدا کا مشاہدہ کیا اور کروایا۔ مجھے یاد ہے ایک نئے احمدی ہونے والے دوست نے یہی بیان دیا تھا کہ اس نے ریڈیو پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک انٹرویو سنا جس میں آپ نے زندہ خدا کی بات کی۔ ’’زندہ خدا‘‘ کے الفاظ نے مجھے جماعت کی طرف مائل کیا۔ وہ الفاظ ایسے تھے کہ میرے دل میں پیوست ہوگئے۔ میں نے یہ تو سنا ہوا تھا کہ خدا ہے یہ الفاظ سنتے بھی آئے تھے اور پڑھتے بھی آئے تھے۔ مگر یہ الفاظ بڑے ہی حیرت انگیز تھے۔ ’’زندہ خدا‘‘۔

سو اسی وجہ سے مجھے جماعت کی طرف توجہ ہوئی اور حق شناسی کی توفیق ملی۔

آیئے وہ آواز سنئے بلکہ نقارہ خدا سنئے جس نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کردیا۔

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیرخوار

اور حضرت خلیفہ رابع بھی اسی در پر چمٹے رہنے کی تلقین کرتے ہوئے اپنا کیا عمدہ نمونہ بیان فرماتے ہیں۔

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے

ان ساری باتوں سے مقصد یہ ہے کہ پچھلے دنوں میری طبیعت بہت خراب رہی کانوں میں شدید تکلیف کہ بیان سے باہر۔ میرے چچا جان جو کہ ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں مقیم ہیں کو علم ہوا انہوں نے خیریت دریافت کرنے کے لئے فون کیا اور دعائیں کرتے ہوئے اور تسلی دیتے ہوئے بڑے ہی توکل بھرے الفاظ میں کہنے لگے تم کل تک بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے اللہ فضل فرما دے گا۔

یقین جانئے جو میری حالت تھی وہ اتنی تکلیف دہ تھی کہ ساری ساری رات درد اور تکلیف کی وجہ سے بیٹھ کر گزارتا تھا۔ خدا کا کرنا کیا ہوا۔ اگلا دن طلوع ہوا اور میرے لئے صحت کا پیغام بن گیا۔ خدا نے فضل فرما دیا اور میں چنگا بھلا ہوگیا۔ قربان جایئے اس خدا پر جس نے ہمیں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ زندہ خدا کی شناخت کروائی اور ہماری زندگی بہشتی زندگی بنادی۔ آپ کیا خوب فرماتے ہیں۔

’’ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے۔ جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں‘‘۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص21)

حضرت مسیح موعود کے مجاہدات سے یہ صبح طلوع ہوئی ہے اور دن چڑھ گیا ہے۔ آفتاب نصف النہار پر ہے۔ روزانہ ہی ہم خدا کی تائید اور نصرت وعنایت کے نظارے دیکھتے ہیں۔

اب اسی تسلسل میں ایک اور ایمان افروز واقعہ سپرد قلم کرتا ہوں جو صرف دلچسپ ہی نہیں بلکہ ایمان افروز بھی ہے۔ بلکہ میں تو جب بھی سوچتا ہوں یا کسی کو سناتا ہوں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

یہ بھی کوئی آج سے بارہ تیرہ سال پرانی بات ہے میں سندھ سے بیمار ہو کر آیا۔ اعصاب کے شدید عارضے کی وجہ سے بہت تکلیف دیکھی۔ میں ایک دن فجر کی نماز پڑھا کر نکلا ہی ہوں تو محترم مولانا محمد الدین صاحب مربی سلسلہ مرحوم نے آواز دی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں آج رات تمہاری سر درد کی تکلیف کے بارے دعا کر رہا تھا رات تین بجے مجھے تمہارے لئے دوائی بھی بتائی گئی (مولانا ہومیو پیتھی سے نہ صرف لگاؤ رکھتے تھے بلکہ ریٹائرمنٹ کے بعد سندھ ہومیو پیتھک کے نام سے کلینک بھی چلاتے رہے) فرمانے لگے کہ وہ ہے نیٹرم سلف اور بتایا گیا ہے کہ 1000 طاقت میں کھائی جائے۔ ویسے تو میں باقاعدگی سے ایک ہومیو ڈاکٹر کے زیر علاج تھا۔ ان کا مزاج یہ ہے کہ ہومیو علاج میں کوئی اور دوا نہ کھائی جائے۔ اس سے علامات بدل جاتی ہیں اور یہ ہے بھی حقیقت۔ لیکن چونکہ ایک بزرگ نے آسمانی بشارت کے رنگ اور حکم میں جب یہ بتایا تو میں نے بغیر کسی چیز کی پرواہ کئے فوراً گھر آکر نیٹرم سلف لے لی۔ روٹین میں خاکسار روزانہ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو صورتحال بتایا کرتا تھا۔ سو حاضر ہو کر ساری علامات بتائیں مگر صبح والی دوا کے استعمال کے بارے میں نہ بتایا اور ساری کیفیت بتاتا رہا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب سوچتے رہے۔ کافی دیر غور وخوض کے بعد کہنے لگے نیٹرم سلف لیں۔ مجھ پر چونکہ صبح کی اس خبر کی وجہ سے خاصا اثر تھا۔ اب ڈاکٹر صاحب کے منہ سے بھی اس دوائی کا سن کر میں تو دم بخود رہ گیا مجھ سے رقت کے غلبہ کی وجہ سے بات نہ ہوسکی۔ چنانچہ میں نے سائیکل کا رخ گھر کی طرف کیا اور سائیکل پکڑے پیدل ہی چل پڑا۔ اب اصل حقیقت آگے ہے ابھی میں اسی سحر سے نکلنے نہ پایا تھا کہ مالک تو نے ایسے نابکار کی دوا صبح تین بجے ایک اللہ والے کو بتائی اور اس کی زبان پر جاری کی اور بتایا کہ نیٹرم سلف 1000 میں دی جائے اور یہاں مکرم ڈاکٹر صاحب کے منہ سے بھی بعینہٖ وہی الفاظ دہروا دیئے۔ بہرحال اسی نشے کی کیفیت میں ڈوبا ہوا چند قدم ہی آگے گیا تھا کہ پیچھے سے ڈاکٹر صاحب نے بلند آواز سے کہا حافظ صاحب نیٹرم سلف 1000 میں لینی ہے۔ بس پھر کیا تھا ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے اور میں خدا کی اس حیرت انگیز عنایت پر اور تصدیقی گواہی پر اس کا شکر بجالاتا ہوا گھر کی طرف روانہ ہوا۔

چمنستان احمدیت تو ایسے نت نئے نشانات سے مہک رہا ہے۔ یہ ذکر کرتے کرتے آج سے قریباً تیس پینتیس سال پرانا واقعہ یاد آ گیا۔ اس واقعہ کا تذکرہ تاریخ میں بھی محفوظ ہے۔ میرے والد گرامی مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی مرحوم مربی سلسلہ ان دنوں کینسر کے عارضہ کی وجہ سے میو ہسپتال میں داخل تھے۔ تکلیف نے کچھ ایسا گھیرا ڈالا اور گرفت اتنی مضبوط کی کہ باوجود ڈاکٹروں کی سرتوڑ کوشش کے طبیعت سنبھل نہیں رہی تھی۔ بالآخر ڈاکٹرز نے جواب دے دیا اور کہا کہ اپنے مریض کو لے جاؤ اور یہ اب لمحوں کا مہمان ہے۔ تکیہ تک سر سے نکال دیا۔ ہمارے چچا چوہدری عبدالرشید صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور نے فوری طور حضرت خلیفہ ثالث کی خدمت میں اطلاع دی۔ دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا کی اور تسلی بھی دی کہ فکر نہ کریں اور فرمایا فوری طور پر ’’سچی بوٹی‘‘ شروع کروادیں۔ اللہ کی قدرت وہی مریض جو لا علاج قرار دیا جارہا تھا خدا نے صحت دی اور اس واقعہ کے بیس پچیس سال تک زندہ رکھا اور خدمت کی توفیق بخشی۔

ایک بزرگ نے بتایا کہ ان دنوں لاہور میں حضرت خلیفہ ثالث سوال وجواب کی ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ کسی وکیل نے ہستی باری تعالیٰ کی دلیل پوچھی تو آپ نے فرمایا میو ہسپتال میں فلاں مریض کو جا کر دیکھ لو۔ ڈاکٹروں نے ناامیدی کا اظہار کیا۔ دعا کے نتیجہ میں خدا نے صحت دی۔ ایسا معجزہ دکھایا کہ ڈاکٹرز بھی حیران ہیں۔

عصر بیمار کا ہے مرض لادوا
کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلام مسیح الزماں ہاتھ اٹھا
موت آ بھی گئی ہو تو ٹل جائے گی

(بقیہ صفحہ 4)

خطابات سے نوازا۔ سرزمین کینیا سے حضور انور کے خطبات جمعہ اور دیگر خطابات ایم ٹی اے نے Live نشر کئے۔ حضور انور دورہ کے دوران اہم شخصیات اور عمائدین پر مشتمل استقبالیہ میں شریک ہوئے مشن ہاؤسز اور کلینکس وغیرہ کا جائزہ فرمایا، بیوت الذکر، مشن ہاؤسز اور میڈیکل سنٹرز کا سنگ بنیاد رکھا اور ایک بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے کینیا میں اپنے قیام کے دوران نیشنل مجلس عاملہ اور ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ کو ہدایات سے نوازا اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ اس طرح کینیا کا ملک ان خوش نصیب ممالک میں شمار ہوتا ہے جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم پڑے ہیں۔

بیعت کے مغز کو اختیار کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا، تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔

اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو۔ ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد مریدی اور (۔) کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں، موت کس وقت آ جاوے، لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے۔ وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔

(ملفوظات جلد اول ص416)

فہرست نماز جنازہ

حاضر و غائب

❁ مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 ستمبر 2006ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت فضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

❁ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مرحوم آف راولپنڈی 26 ستمبر 2006ء کو 79 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے لندن میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور حضرت غلام حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک اور دعاگو خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم عبادہ بربوش صاحب مدیر "التقویٰ" کی ساس تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم عبدالستار صاحب

مکرم عبدالستار صاحب ٹیلر ماسٹر گولبازار ربوہ 22 راگست 2006ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم دل کے عارضہ اور گردوں کی تکلیف کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ آپ حضرت سیٹھ فضل کریم صاحب آف گوجرانوالہ رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ قیام ربوہ کے آغاز سے ہی آپ دیانتداری اور محنت سے ٹیلرنگ کا کام کرتے رہے۔ نیک، دعاگو اور پابند صوم وصلوٰۃ بزرگ تھے۔ آپ نے اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ القدیر صاحبہ

مکرمہ امۃ القدیر صاحبہ بنت مکرم علی محمد صاحب بی اے بی ٹی 4 راگست 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ ایک مخلص، باوفا اور نیک خاتون تھیں۔ محلّہ میں لجنہ کی سیکرٹری تعلیم و تربیت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آخری وقت تک امۃ الحیٔ لائبریری کی انچارج رہیں۔

(3) مکرم رشید احمد صاحب

مکرم رشید احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج ماریشس حال سمن آباد لاہور 9 جولائی 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کرکے ماریشس میں بطور ہیڈ ماسٹر خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ آپ اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری تعلیم اور ناظم تجنید انصاراللہ خدمات بجالاتے رہے۔ مرحوم خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔

(4) مکرم محمود احمد صاحب بھٹی

مکرم محمود احمد صاحب بھٹی کینیڈا میں ٹیکسی چلایا کرتے تھے۔ انہیں ٹیکسی چلاتے ہوئے کسی سفاک شخص نے 2 مئی 2006ء کو چاقو سے وار کرکے جاں بحق کردیا۔ مرحوم اپنی لوکل جماعت میں سیکرٹری تعلیم و تربیت تھے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ایک مخلص انسان تھے۔

(5) مکرمہ امۃ الرؤف پاشا صاحبہ

مکرمہ امۃ الرؤف پاشا صاحبہ اہلیہ مکرم عصمت پاشا صاحب لمبا عرصہ کینسر کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد 1 جون کو کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ نے اپنی لوکل مجلس میں سیکرٹری خدمت خلق کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم مجیب الرحمان صاحب سابق امیر راولپنڈی کی بھانجی، مکرم محمود احمد صاحب بنگالی امیر جماعت آسٹریلیا کی خالہ زاد بہن اور بنگال کے اولین مربی سلسلہ محترم ظل الرحمان صاحب کی پوتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

❁ مکرم منور احمد جہ صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع واشاعت الفضل چندہ بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ستارے اور سیارے جو اپنے مداروں میں مسلسل رواں دواں ہیں

کلام پاک میں سے سورج اور چاند کے متعلق پتا چلتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے ایک مخصوص مدار یا مخصوص راستے پر محو حرکت ہے۔

فرماتا ہے: "اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا سب اپنے اپنے مدار میں رواں دواں ہیں۔"

(سورۃ الانبیاء آیت 34)

اسی طرح ایک دوسری آیت میں بھی بتایا گیا ہے کہ سورج ساکت نہیں ہے بلکہ ایک مخصوص مدار میں حرکت پذیر ہے۔ فرمایا:۔

"اور سورج اپنی مقررہ منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ کامل غلبہ والے اور صاحب علم کی جاری کردہ تقدیر ہے۔"

(سورۃ یٰسٓ:39)

کلام پاک میں بتائی گئیں یہ حقیقتیں ہمارے دور کے جدید فلکیاتی مشاہدوں کی بدولت دریافت ہوئی ہیں۔ ماہرین فلکیات کے کئے ہوئے اعداد و شمار کے مطابق سورج ایک خاص مدار (Solar Apex) میں ویگا ستارے (Star Vega) کی جانب سات لاکھ بیس ہزار (720000) کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے سورج ایک دن میں اندازاً ایک کروڑ بہتر لاکھ اسی ہزار میل کا سفر طے کرتا ہے۔ سورج کے ساتھ ساتھ اس کی کشش ثقل کے زیر اثر سارے سیارے اور سیارچے بھی یہ فاصلہ طے کرتے جارہے ہیں۔ مزید برآں کائنات میں موجود سارے ستارے اسی سے ملتی جلتی مقررہ گردش میں ہیں۔ یہ کہ تمام کائنات مداروں اور راستوں سے پُر ہے جیسا کہ کلام پاک میں ہے:

"اور آسمان کی قسم جس میں راستے ہیں۔"

(سورۃ الذاریات: 18)

کائنات میں تقریباً 200 بلین کہکشائیں موجود ہیں جن میں سے ہر ایک میں اندازاً 200 بلین ستارے پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر ستاروں کے اپنے سیارے اور ان میں سے اکثر سیاروں کے ذیلی سیارچے ہیں۔ یہ سارے خلائی اجسام نہایت نپے تلے مداروں یا مقررہ راستوں پر سفر کر رہے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں سال سے ان اجرام فلکی میں سے ہر ایک دیگر تمام اجسام کے ساتھ اپنے اپنے مدار میں ایک مکمل ہم آہنگی کے ساتھ تیر رہا ہے۔ علاوہ ازیں کافی تعداد میں دم دار سیارے بھی اپنے مخصوص مداروں میں حرکت پذیر ہیں۔

کائنات میں موجود مدار صرف خلائی اجسام ہی کے لئے مخصوص نہیں۔ کہکشائیں بھی انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ متعین اور مخصوص راستوں پر رواں دواں ہیں۔ اپنے اس سفر کے دوران ان اجرام فلکی میں سے کوئی بھی دوسرے کا طے شدہ راستہ نہیں کاٹتا نہ دوسرے سے ٹکراتا ہے۔

یقینی بات ہے کہ جب کلام پاک نازل ہوا تو اس دور کے انسان کے پاس موجودہ دوربینیں نہیں تھیں اور نہ ترقی یافتہ مشاہداتی ٹیکنالوجی مہیا تھی کہ وہ ان کی مدد سے خلا کا لاکھوں کلومیٹر تک مشاہدہ کر سکتے اور نہ ان کے پاس جدید طبیعات یا فلکیات کا علم تھا۔ چنانچہ اس وقت سائنسی طور پر یہ جاننا ممکن نہ تھا کہ خلا "راستوں اور مداروں" سے بھری پڑی ہے۔ جیسا کہ آیت میں بتایا گیا ہے مگر ہمیں کلام پاک میں یہ کھول کھول کر اس وقت بتادیا گیا تھا کیونکہ کلام پاک خدا کا کلام ہے۔

مسلم لیگ نے پہلی مرتبہ علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا

قیام پاکستان کے سلسلہ میں مسلمانوں کی واحد نمائندہ سیاسی تنظیم آل انڈیا مسلم لیگ نے جو خدمات انجام دیں وہ ہماری تاریخ کا درخشندہ باب ہیں۔

مسلمانان ہند کے مسائل کے حل کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی جدوجہد کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے مرحلے میں اس نے نہایت عمدگی کے ساتھ مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا۔ دوسرے مرحلے میں اس نے سرتوڑ کوشش کی کہ ہندوؤں کے ساتھ مفاہمت کی کوئی صورت نکل آئے۔ تیسرے دور میں اس نے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا اور ایک بہت ہی قلیل عرصے میں اس نے اپنے ہدف کو حاصل کرلیا۔

آل انڈیا مسلم لیگ نے مسلمانان ہند کے لئے ایک علیحدہ وطن کے قیام کی جدوجہد کا باقاعدہ آغاز تو 23 مارچ 1940ء کو کیا تھا۔ جب اس نے لاہور کے تاریخی شہر میں قرار داد پاکستان پیش کی لیکن اس جدوجہد کا حقیقی نقطہ آغاز 7 راکتوبر 1938ء کا دن تھا۔ جب کراچی میں قائداعظم کی زیرصدارت سندھ صوبائی مسلم لیگ کانفرنس کا انعقاد ہوا اور جس میں مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے پہلی مرتبہ مسلمانان ہند کے لئے ایک علیحدہ وطن کے قیام کا مطالبہ کیا گیا۔

اس کانفرنس کے روح رواں حاجی سر عبداللہ ہارون تھے۔ اور یہ کانفرنس اس سوال پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی تھی کہ مسلمانوں کے مفاد کے مطابق آئندہ دستوری اصلاحات کی نوعیت کیا ہونی چاہئے۔

یہ کانفرنس سندھ کی صوبائی مسلم لیگ کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی اور اس میں ہندوستان بھر کے تمام ممتاز رہنما شریک ہوئے تھے۔ کانفرنس کی صدارت قائد اعظم فرما رہے تھے۔

ان رہنماؤں کی کاوش کے نتیجے میں کانفرنس نے ایک قرارداد منظور کی جس کے الفاظ یہ تھے۔

"یہ کانفرنس ہندوستان کے اس عظیم خطۂ ارض میں پائیدار امن کے قیام اور ہندو اور مسلمانوں کے نام سے موسوم دو قوموں کی باقاعدہ اور ہموار ثقافتی ترقی، ان کی اقتصادی و سماجی فلاح اور سیاسی حق خود اختیاری کے مفاد کے پیش نظر یہ لازمی سمجھتی ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ سے اس پورے مسئلہ کا جائزہ لینے اور از سر نو اس پر غور کرنے کی سفارش کرے کہ ہندوستان کے لئے مناسب دستور کی کیا نوعیت ہونی چاہئے۔ جس سے دونوں قوموں کو باعزت اور جائز مقام مل سکے۔ اس لئے یہ کانفرنس آل انڈیا مسلم لیگ سے سفارش کرتی ہے کہ دستور کی ایک ایسی سکیم مرتب کی جائے۔ جس کے تحت مسلمان مکمل آزادی حاصل کرسکیں"۔

یہ قرارداد شیخ عبدالمجید سندھی نے پیش کی تھی اور نواب گورمانی نے اس کی تائید کی۔ حاجی عبداللہ ہارون اور سید عبدالرؤف شاہ نے اس کی مزید تائید کی۔ سندھ مسلم لیگ کی یہ تاریخی کانفرنس 7 راکتوبر 1938ء کو منعقد ہوئی تھی۔

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

ایوان صدر اور وزیراعظم ہاؤس کے قریب نصب راکٹ برآمد۔اسلام آباد میں ایوان صدر، وزیراعظم ہاؤس اور پارلیمنٹ کے قریب نصب روسی ساخت کے دو راکٹ اور ان کے ساتھ ریموٹ کنٹرول کے طور پر منسلک موبائل برآمد کر کے ناکارہ کردیا گیا۔اس طرح تخریب کاری کا بڑا منصوبہ ناکام بنادیا گیا۔ پولیس نے علاقے میں زیرتعمیر عمارتوں میں کام کرنے والے 200 سے زائد مزدوروں کو حراست میں لے کر تفتیش شروع کردی۔ حکام کا کہنا ہے کہ ایک راکٹ کا رخ ایوان صدر اور دوسرے کا رخ وزیراعظم ہاؤس کی جانب تھا۔راکٹوں کی موجودگی کا علم ہوتے ہی اسلام آباد کی اہم شاہراہوں پر ٹریفک بند کردی گئی۔ ایوان صدر، پارلیمنٹ اور وزیراعظم ہاؤس کے باہر سیکیورٹی فورسز کے دستے تعینات کردیئے گئے صدر بھی سیکیورٹی کلیئرنس کے باعث ایک گھنٹہ تاخیر سے کنونشن سنٹر پہنچے۔

عالمی برادری متاثرین زلزلہ کی مزید مدد کرے۔
صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ عالمی برادری متاثرین زلزلہ کے لئے مزید امداد کرے۔ 95 فیصد لوگوں کو گھر مہیا کر دیئے۔ زلزلہ میں زندہ بچ جانے والوں کو بہتر معیار زندگی دیا جائے گا۔زلزلہ کے موقع پر عالمی برادری کا تعاون قابل تحسین تھا تمام تعلیمی ادارے اور ہسپتال بحال کر دیئے گئے ہیں۔ بحالی اور تعمیر نو کا تخمینہ 5.2 سے بڑھ کر 6/ارب ڈالر ہو گیا ہے رقوم کی تقسیم میں کرپشن کی کوئی شکایت نہیں ملی۔خود مانیٹرنگ کر رہا ہوں۔ 2009ء تک تعمیر نو اور بحالی کا کام مکمل کرلیا جائے گا۔ تباہی کو ہینڈل کرنے کا عمل پوری دنیا کے لئے مثال بن گیا ہے۔ عالمی برادری مزید 800 ملین ڈالر فراہم کرے۔

صنعتی و معاشی انقلاب کا پیش خیمہ۔وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ رنگ روڈ سمیت دیگر پراجیکٹس صنعتی و معاشی انقلاب کا پیش خیمہ ہوں گے۔ لاہور میں زیرتعمیر رنگ روڈ کے جائزہ کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے رنگ روڈ کی سہولت کو ٹال فری قرار دینے کا اعلان بھی کیا اور کہا کہ کوئی سگنل نہ ہوگا۔ حدود میں آنے والے گھروں کے مالکان کو زمین اور مکان کا معاوضہ دیا جائے گا۔ 90 فیصد کام 2007ء تک مکمل ہو جائے گا۔حد رفتار 100 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی۔

اساتذہ قومی اثاثہ ہیں۔وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ اساتذہ قومی اثاثہ ہیں۔ جدید تعلیم کے بغیر کوئی ملک ترقی نہیں کرسکتا۔خواتین کو بھی مردوں کے شانہ بشانہ تعلیمی سہولیات او رروزگار کے مواقع دیں گے۔اساتذہ خود کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالیں۔ مذہبی تعلیم کردار کی تعمیر کا حصہ ہے۔

صوبے میں سٹریٹ کرائم بڑھنے کی وجہ۔پنجاب اسمبلی میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اس بات پر اتفاق ہوگیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں جہاں جہاں ایم کیوایم (متحدہ قومی موومنٹ) کے دفاتر کھلے ہیں وہاں پر سٹریٹ کرائمز کا اضافہ ہو گیا ہے اور پنجاب میں ایم کیوایم کے بعض عہدیداران اور کارکنان سنگین جرائم میں ملوث ہیں۔ وزیر قانون نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ کے حکم پر کمیٹی قائم کر کے تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

ممبئی ٹرین میں ملوث ملزموں کی فہرست۔
بھارت نے کہا ہے کہ وہ ممبئی ٹرین میں ملوث ملزموں کی فہرست جلد پاکستان کے حوالے کر دے گا۔ بھارت پاکستان کے ساتھ تمام تنازعات کے پرامن حل اور دو طرفہ تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

بچوں کا ذہنی خوف۔لندن (نیوزنیٹ) ماہرین کا کہنا ہے کہ بچوں کے ذہنی خوف جسمانی شکایات کی صورت میں ظاہر ہوئے ہیں۔بعض بچوں میں سر درد، معدے کا درد، ہکلاہٹ اور بستر گیلا کرنے کی شکایات عام طور پر سامنے آئی ہیں۔عمر میں اضافے کے ساتھ خوف کی شکل بدلتی ہے۔ ذہنی پریشانی کی صورت میں رونا، جارحیت پسندی اور بے خوابی کے مسائل سامنے آتے ہیں۔ پانچ برس کی عمر کے بعد دباؤ کی نوعیت بدل جاتی ہے اور ذاتی نوعیت اختیار کرلیتی ہے۔

لہسن اور پیاز کا استعمال لندن (نیٹ نیوز) لہسن، پیاز اور ادرک کے باقاعدہ استعمال سے سرطان کے خطرات سے 50 فیصد بچا جا سکتا ہے اس کا انکشاف برطانوی ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ادرک، پیاز اور لہسن کی طرح کی سبزیاں کھانے سے کینسر کے امکانات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ پیاز جیسی سبزی میں ایسے انزائمز ہوتے ہیں جو کینسر کے خلاف قوت مدافعت بڑھاتے ہیں۔

کاغذ کی ایجاد

کاغذ اگرچہ چین میں ایجاد ہوا مگر 712ء میں یہ سمرقند میں بننا شروع ہو چکا تھا۔ 794ء میں بغداد میں کاغذ کی پہلی مل قائم ہوئی تھی جہاں کاغذ کپاس سے بنایا جانے لگا تھا۔بغداد سے یہ اسپین پہنچا اور وہاں سے یورپ۔ انگریزی کا لفظ ریم (Ream) یعنی بیس دستوں کی گڈی عربی سے ماخوذ ہے۔اٹلی میں کاغذ کی پہلی فیکٹری 1261ء میں لگی جبکہ انگلستان میں پہلی مل 1494ء میں قائم ہوئی تھی (یعنی بغداد میں پیپرمل کے قیام سے سات سو سال بعد)۔ تیرہویں صدی میں مسلمان طباعت کے لیے خاص کوالٹی کا کاغذ استعمال کرتے تھے جس پر چھپائی کانسہ (Bronze) کے بنے حروف تہجی سے کی جاتی تھی۔ان ہندسوں کو سیاہی یا ٹنکچر (Tincture) میں بھگویا جاتا تھا۔مسلمانوں کا یورپ پر سب سے بڑا احسان کاغذ کی صنعت ہے۔اس کے بغیر پرنٹنگ پریس کی ایجاد بالکل بیکار رہوتی۔

کاغذ کے معیار کے مطابق اس کے نام ہوتے تھے۔بغدادی کاغذ سب سے عمدہ قسم کا ہوتا تھا۔جس پر خلیفہ وقت کے فرامین اور معاہدات قلم بند کیے جاتے تھے۔شامی کاغذ کی مختلف قسمیں تھیں جیسے حموی کاغذ سرکاری محکموں میں استعمال ہوتا تھا، ہوائی کاغذ نہایت ہلکا کاغذ تھا جس پر لکھے خطوط کبوتروں کے ذریعے ارسال کیے جاتے تھے۔ ایئرمیل خط اسی کاغذ کی یاد دلاتے ہیں۔کاغذ مختلف رنگوں میں بنایا جاتا تھا۔

مسلمانوں نے فن خوش نویسی کو بام عروج تک پہنچایا۔ انہوں نے بہت سے پرکشش اسالیب ایجاد کیے۔اس فن کا استعمال کاغذ پر تحریر کے علاوہ تاریخی عمارتوں پر قرآن مجید کی آیات کو خوبصورتی سے لکھنے میں کیا گیا۔انہوں نے جلد سازی کے فن کو بھی خوب ترقی دی، اس کا ثبوت وہ دلآویز کتابیں ہیں جو یورپ اور ایشیا کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔

ربوہ میں سحر وافطار 7۔اکتوبر

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:49

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون :047-6212434 فیکس:213966

کوئی مرض لاعلاج نہیں (ہولز ہومیوپیتھی)
پرانے امراض کا علاج
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد۔ربوہ
047-6212694, Mob:0334-6372030

لیزر کے بغیر بالوں کا مستقل خاتمہ
ماہر امراض جلد ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ
مورخہ 8۔اکتوبر 2006ء بروز اتوار صبح دس بجے
تا دوپہر ایک بجے مریضوں کا معائنہ فرمائیں گی۔
خواتین و حضرات استفادہ کرسکتے ہیں۔
بمقام ربوہ کلینک دارالرحمت غربی ربوہ
فون 6213462-0300-9452971

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
فون دکان 6216216 047-6211971

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد۔طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

نواز سیٹلائٹ
طالب دعا شوکت ریاض قریشی
MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے ڈیجیٹل ریسیور
سکیورٹی کیمرہ اور UPS بارعایت دستیاب ہیں
3 ہال روڈ لاہور Off:042-7351722
Mob:0300-9419235 Res:5844776

C.P.L 29-FD

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
Ph:212868 Res:212867
Mob: 0320 4801448
میاں اظہر احمد۔میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

زرعی فارم برائے فوری فروخت
14 ایکڑ پر مشتمل زرعی اراضی جس میں ایک فارم ہاؤس ایک ٹیوب ویل 14 ایکڑ امرود کا باغ اور نہری پانی بھی شامل ہے۔فوری فروخت کیلئے دستیاب ہے۔لاہور جڑانوالہ روڈ پر راوی کے پل سے صرف 24 میل کے فاصلہ پر واقع ہے علاوہ ازیں دو میل کی پکی سڑک اراضی تک موجود ہے۔دلچسپی رکھنے والے حضرات فوری رابطہ کریں۔
میجر سفیر احمد خان فون نمبر: 0300-4749383